سوال

(70) اذان اور نماز کے چند مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بستی میں ایک جماعت محمدیوں کی رہتی ہے ان میں چند باتیں نئی دیکھنے میں آئیں۔ آیا سب موافق حدیث نبوی کے ہیں یا کوئی نیا طریقہ ہے؟ اگر موافق حدیث کے یہ افعال ہیں تو کس فعل کی کون سی حدیث ہے اور وہ حدیث کس کتاب میں کس جگہ پر ہے؟ اس سے مطلع فرمائیے اور وہ افعال یہ ہیں۔

1۔ ایک تو اذان میں "اللہ اکبر اللہ اکبر" ایک ایک بار جدا جدا دیر دیر کے بعد پکارتے ہیں اور

"اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ"

کو پہلے موذن چپکے چپکے کہتا ہے بعد اس کے بلند آواز سے۔

2۔ تکبیر میں سوا "قد قامت الصلاۃ" کے سب کو ایک ایک بار کہتے ہیں۔

3۔ وقت تکبیر اور نیت باندھنے کے جیب یا کان سے مسواک نکال کر دو چار بار منہ میں پھیرتے ہیں اور بدستور جلدی سے نماز پڑھتے ہیں۔

4۔ رکعات اولین میں بعد فاتحہ کے کسی سوررت کو ختم کرتے ہیں اس کے بعد سورت اخلاص بھی ضرور پڑھتے ہیں خواہ جماعت میں امام ہو خواہ منفرد۔

5۔ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتا ہے تو کل جماعت

"ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ"

باآواز بلند کہتے ہیں۔

6۔ جب صفیں باندھتے ہیں تو ایک مصلی (نمازی) کے پیر کی خنصر دوسرے مصلی (نمازی) کی خنصر سے ملی رہتی ہے۔ بلکہ ایک کی داہنی خنصر دوسرے کی بائیں خنصر پر پڑھی رہتی ہے اور یہ انتظام ہر رکعت میں رہتا ہے۔

7۔ درمیان دونوں سجدوں کے جو جلسہ ہے۔ اس میں "اللھم اغفرلی" پوری دعا کو سب جماعت بالجہر پڑھتے ہیں ان سب کو سند از راہ کریم الخلقی مرحمت فرمائی جائے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1-اشھدان لاالہ الااللہ اشھدان محمدارسول اللہ

کوپہلے چپکے چپکے کہنا پھر بلند آواز سے کہنا حدیث سے ثابت ہے اوروہ حدیث حسب ذیل ہے جو مشکوۃ شریف (ص:63 مطبوعہ مجتبائی دہلی) میں ہے۔

"قال قلت { یارسول اللہ علمنی سنۃ الأذان قال فمسح مقدم رأسہ وقال تقول اللہ أکبر اللہ أکبر اللہ أکبر اللہ أکبر, ترفع بھا صوتک, ثم تقول أشھد أن لا إلہ إلا اللہ, أشھد أن لا إلہ إلا اللہ, ترفع صوتک بالشھادۃ أشھد أن محمدا رسول اللہ, أشھد أن محمدا رسول اللہ, حی علی الصلاۃ, حی علی الصلاۃ, حی علی الفلاح, حی علی الفلاح, فإن کان صلاۃ الصبح قلت الصلاۃ خیر من النوم, الصلاۃ خیر من النوم, اللہ أکبر اللہ أکبر, لا إلہ إلا اللہ (رواء ابوداوٗد)[1]

''ابومخذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: 'کہو: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اپنی آواز بلند کرو۔ پھر کہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کلمات کہتے ہوئے آواز پست رکھو پھر یہ کہتے ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اپنی آواز بلند کرو۔ پھر کہو: نماز کی طرف آوَ نماز کی طرف آوَ کامیابی کی طرف آوَ کامیابی کی طرف آوَ اگر نماز فجر ہو تو کہو: نماز نیند سے بہتر ہے نماز نیند سے بہتر ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں''

جواب۔2۔تکبیر میں سوائے "قدقامت الصلاۃ" کے سب کو ایک ایک بار کہنا حدیث سے ثابت ہے اوروہ حدیث حسب ذیل ہے جو مشکوۃ شریف (ص:63 مطبوعہ مجتبائی دہلی) میں ہے۔

"وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: (إِنَّمَا كَانَ الأَذَانُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم مَرَّتَينِ مَرَّتَينِ، وَالإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، غَيرَ أَنَّهُ يَقُولُ: قَد قَامَتِ الصَّلَاةُ قَد قَامَتِ الصَّلَاةُ"[2]

(ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات "قدقامت الصلاۃ" "قدقامت الصلاۃ" کے سوا ایک مرتبہ تھے)

جواب۔3۔مسواک کرنا تکبیر اور نیت باندھنے کے وقت بھی حدیث سے ثابت ہے مشکوۃ شریف (ص:45 مطبوعہ مجتبائی دہلی) میں ہے۔

"عن ابی سلمۃ زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ یقول لولاان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ ولاخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل قال: وکان زید بن خالد یشھد الصلاۃ فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب ولایقوم الی الصلاۃ الااستن ثم ردہ الی موضعہ (ارواء الترمذی ابوداوٗد الاانہ بذکر: (ولاحرث صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل) (وقال ترمذی ھذا حدیث حسن صحیح)[3]

(ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک موخر کرتا۔" زید بن خالد مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آتے تو کاتب کے قلم کی طرح ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی اور وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر اسے اس کی جگہ (کان) پر رکھ دیتے)

جواب۔ 4۔ نماز میں بعد فاتحہ کے پہلے سورت اخلاص پڑھنا بعد اس کے کسی سورت کو ضم کرنا حدیث سے ثابت ہے۔بخاری شریف پارہ سوم (ص: 422مطبوعہ انصاری دہلی) میں ہے۔

"وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يُقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ" [4]

(اور عبید اللہ عمری نے ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انصار میں سے ایک شخص (کلثوم بن ہدم) قبا کی مسجد میں لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا۔ وہ جب بھی کوئی سورت (سورۃ فاتحہ کے بعد) شروع کرتا تو پہلے "قل ھواللہ احد" پڑھ لیتا۔ پھر کوئی دوسری سورت پڑھتا۔ ہر رکعت میں اس کا یہی عمل تھا اس کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ تم پہلے یہ سورت پڑھتے ہو اور صرف اسی کا کافی خیال نہیں کرتے بلکہ دوسری سورت بھی (اس کے ساتھ) ضرور پڑھتے ہو یا تو تمھیں صرف اسی کو پڑھنا چاہیے ورنہ اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اور بجائے اس کے کوئی دوسری سورت پڑھنی چاہیے اس شخص نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اب اگر تمھیں پسند ہے کہ میں نماز پڑھاؤں تو برابر پڑھاتا رہوں گا ورنہ میں نماز پڑھانا چھوڑ دوں گا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ان سب سے افضل ہیں اس لیے وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور شخص نماز پڑھائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعے کی خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پوچھا کہ اے فلاں! تمھارے ساتھی جس طرح کہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے تم کو کون سی رکاوٹ ہے اور ہر رکعت میں اس سورت کو ضروری قرار دے لینے کا سبب کیا ہے انھوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سورت سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورت کی محبت تمھیں جنت میں لے جائے گا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس فعل پر سکوت فرمایا بلکہ تحسین فرمائی ایسی احادیث کو تقریری کہا گیا ہے)

جواب 5۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔بخاری شریف پارہ سوم (ص: 436مطبوعہ انصاری دہلی) میں ہے۔

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ" [5]

(ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے امام مالک سے بیان کیا انھوں نے نعیم بن عبد اللہ سے بیان کیا انھوں نے علی بن یحییٰ خلاد سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے رفاعہ بن رافع زرقی سے انھوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ایک شخص نے پیچھے سے کہا:

"ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ"

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ اس نے شخص نے جواب دیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے تھے)

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس نے باآواز بلند "ربنا ولک الحمد۔ الخ" کہا تھا۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگوں نے بھی سنا اور اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ میں نے تیس اور کئی فرشتوں کو دیکھا کہ جلدی کر رہے ہیں کہ ہم پہلے لکھیں۔

جواب۔ 6۔جماعت میں ایک مصلی (نمازی) کے پیر کی خنصر دوسرے مصلی (نمازی) کے خنصر سے اس لیے مصلی رہتی ہے کہ حدیث میں صف کے ٹھیک رکھنے اور درمیان میں

کشادگی نہ رکھنے کے بارے میں بہت تاکید آئی ہے اس لیے قدم کو قدم سے خوب ملا کر رکھنا چاہیے تاکہ صف ٹھیک ہو اور کشادگی باقی نہ رہی اور جب قدم سے قدم ملے گا تو خنصر سے خنصر ضرور ملے گی۔

بخاری شریف پارہ سوم (ص:400 مطبوعہ انصاری دہلی) میں ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ : أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَدَخَلَ فِي الصَلاۃِ فَقَالَ : "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ [6]

(ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے زہیر بن معاویہ نے حمید سے بیان کیا انھوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صفیں برابر کر لو۔ میں تمھیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔" اور ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا)

مشکوۃ شریف (ص: مطبع مجتبائی دہلی) میں ہے۔

"وعن عبداللہ بن عمر، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : "أقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بأیدي إخوانکم، ولاتذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ" (رواہ ابوداوٗد وروی نسائی منہ قولہ (ومن وصل صفا) الی آخرہ [7]

(سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اپنی صفیں قائم کرو کندھے برابر رکھو۔

شگاف بند کرو اپنے بھائیوں ہاتھوں کے لیے نرم جاؤ شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کر دے گا)

---

[1]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (500) مسند احمد (408/3) مشکاۃ المصابیح (143/1)

[2]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (510) الترمذی رقم الحدیث (516) سنن النسائی رقم الحدیث (628) مسند احمد (85/2) سنن الدارمی (290/1) مشکاۃ المصابیح (142/1)

[3]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (47) سنن الترمذی رقم الحدیث (47) (23) مسند احمد (116/4)

[4]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (741) سنن الترمذی رقم الحدیث (2901) یہ حدیث صحیح بخاری میں معلق ہے لیکن امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے امام بخاری ہی سے موصولاً روایت کیا ہے۔ نیز دیکھیں: فتح الباری (257/2) تغلیق التعلیق (314/2)

[5]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (766)

[6]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (692)

[7]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (666) سنن النسائی رقم الحدیث (820)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:140

محدث فتویٰ